

# عدالت عظمیٰ رپولٹس 2000 ایس یو پی پی 1 ایس سی آر

میسرز پاوان بسکیولٹس کمپنی۔ پرائیویٹ لمیٹڈ۔

بنام۔

کلکٹر آف سینٹرل ایکسائز، پٹنہ

20 جولائی 2000

بی۔ این۔ کرپال اور ڈی۔ پی۔ مہاپترا، جسٹسز۔

سنٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ، 1944: دفعہ 4۔ سنٹرل ایکسائز (ویلوایشن) قواعد، 1975۔

ایکسائز ڈیوٹی۔ کی گنتی۔ تشخیص کرنے والی کمپنی۔ برٹانیہ کمپنی کے لیے معاہدے کے تحت بسکٹ تیار کرنا۔ بسکٹ کی قابل قدر قیمت۔ منعقد، تشخیص کمپنی کے تیار کرنے کے اخراجات اور منافع کے علاوہ مؤخر الذکر کمپنی کے ذریعہ فراہم کردہ خام مال کی لاگت شامل ہوگی لیکن مؤخر الذکر کمپنی کا منافع یا ٹیکس تشخیص الیہ کمپنی کے ذریعہ بسکٹ کی تیاری کے بعد ہونے والے اخراجات۔ شامل نہیں ہوں گے۔

اپیل کنندہ کمپنی نے بسکٹ کی تیاری کے لیے ایک یونٹ قائم کیا۔ اس نے برٹانیہ انڈسٹریز لمیٹڈ کے ساتھ معاہدہ کیا۔ معاہدے کی قیود میں یہ شرط عائد کی گئی تھی کہ (1) بسکٹ کی تیاری کے اجزاء کے ساتھ ساتھ وہ ترکیب یا طریقہ جس کے ذریعے بسکٹ تیار کیے جانے تھے وہ برٹانیہ کے ذریعہ فراہم کیے جانے تھے۔ (2) اس طرح فراہم کیے جانے والے اجزاء کو بسکٹ کی تیاری کے لیے برٹانیہ سے تعلق رکھنے والا سمجھا جانا تھا۔ (3) اپیل کنندہ کو برٹانیہ کی ہدایت کے مطابق پیکیج بنانے اور پھر برٹانیہ کی ہدایت کے تحت انہیں فراہم کرنے کی ضرورت تھی۔ (4) کیے گئے کام کے لیے، اپیل کنندہ کو ایک مخصوص رقم وصول کرنے کا حق تھا جو وقتاً فوقتاً طے کی جانی تھی۔ (5) فریقین کے درمیان تعلق ہمیشہ پرنسپل اور پرنسپل کا ہوگا نہ کہ پرنسپل اور ایجنٹ کا (6) اپیل کنندہ دوسرے برانڈز کے تحت بسکٹ تیار کرنے اور اسے فروخت کرنے کا حقدار ہوگا۔

ایکسائز کے اسٹنٹ کلکٹر نے برٹانیہ کی تھوک نقد قیمت کی بنیاد پر اپیل کنندہ کمپنی کے تیار کردہ بسکٹوں کی ایکسائز قیمت کا حساب لگایا۔ کلکٹر (اپیل) نے اسٹنٹ کلکٹر کے حکم کی تصدیق کی۔ ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ برٹانیہ کا ایجنٹ تھا اور اس لیے یہ برٹانیہ کی تھوک قیمت تھی جسے اپیل کنندہ کے ذریعے تیار کردہ بسکٹوں کی ایکسائز ڈیوٹی کی گنتی کے مقاصد کے لیے معمول کی قیمت پر پہنچنے کے لیے مد نظر رکھا جانا چاہیے۔ لہذا تشخیص تشخیص الیہ کی طرف سے یہ اپیل۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: یہ طے شدہ قانون ہے کہ تخمینی قیمت کا تعین کرنے کے مقصد سے تیار کرنے کے بعد کے اخراجات کو مد نظر نہیں رکھنا پڑتا ہے۔ موجودہ معاملے میں بسکٹ کی تیاری کے لیے خام مال برٹینیہ انڈسٹریز کے ذریعے اپیل گزار کو دیا جاتا ہے۔ بسکٹ بنانے کے بعد، انہیں واپس کر دیا جاتا ہے یا برٹانیہ کی ہدایت کے تحت پہنچایا جاتا ہے۔ اپیل کنندہ پروسیسنگ چارجز وصول کرنے کا حقدار تھا جس میں اس کے اخراجات اور ایکسائز ویلیو کے تعین کے مقاصد کے لیے منافع شامل ہوں گے۔ تاہم، برٹانیہ کی طرف سے فراہم کردہ خام مال کی لاگت کو اپیل کنندہ کے تیار کرنے کے اخراجات اور منافع کے علاوہ شامل کرنا ہوگا۔ جس چیز کو شامل نہیں کیا جاسکتا وہ صرف برٹانیہ کا منافع یا وہ اخراجات ہیں جو اپیل کنندہ کے ذریعے بسکٹ کی تیاری کے بعد کیے جاتے ہیں۔ نتیجتاً ایکسائز حکام کو قانون کے مطابق نئے سرے سے ایکسائز ڈیوٹی کی رقم کا تعین کرنے کی آزادی ہوگی۔ (631-سی؛ 632-جی؛ 633-اے)۔

میسرز اجاگر پرنٹس اینڈ دیگران (II) بنام یونین آف انڈیا اور دیگر، (1989) 3 ایس سی سی 488 اور اجاگر پرنٹس اور دیگر، (II)

بنام یونین آف انڈیا اور دیگر، (1989) 3 اے سی سی 531، پرائیویٹ کیا۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار فیصلہ: 1991 کی دیوانی اپیل نمبر 1819۔

کسٹمز ایکسائز، اور گولڈ (کنٹرول) اپیلیٹ ٹریبونل، نئی دہلی کے ای/اے نمبر۔ A-2523/89 میں او نمبر۔ A-16/91 کے مورخہ 8.1.91 کے فیصلے اور حکم سے۔

حاضر فریقوں کے لیے انیل۔ بی۔ دیوان، آر۔ این۔ داس، ٹی۔ ایل۔ وی۔ آئیر، رویندر نارائن، اشوک ساگر، جانش باویجا، محترمہ سونو بھٹناگر، دلیپ ٹنڈن، آر۔ این۔ ورما اور پی۔ پرمیشورن۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

کرپال، جسٹس: اپیل کنندہ جو بسکٹ تیار کر رہا ہے، میسرز برٹانیہ انڈسٹریز لمیٹڈ (جسے اس کے بعد 'برٹانیہ' کہا گیا ہے) کے لیے اس کے ذریعے تیار کردہ بسکٹ کی قابل قدر قیمت پر اعتراض کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ایک معاہدہ کے مطابق جو دونوں کمپنیوں کے درمیان طے پایا تھا۔

یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ اپیل کنندہ کو 30.12.1982 پر شامل کیا گیا تھا اور مالیات حاصل کرنے کے انتظامات کرنے کے بعد اس نے 3.1.1985 سے ایک یونٹ شروع کیا جس میں اس نے بسکٹ کے اپنے برانڈ کی تجارتی صنعتی عمل شروع کی۔

15.12.1986 پر، اپیل کنندہ اور برٹانیہ کے درمیان ایک معاہدہ ہوا جس کے تحت اپیل کنندہ کو برٹانیہ کے لیے بسکٹ تیار کرنے کی ضرورت تھی۔ معاہدہ کی قیود میں، بڑے پیمانے پر یہ تصور کیا گیا تھا کہ بسکٹ کی تیاری کے اجزاء کے ساتھ ساتھ جس ترکیب یا طریقہ کار کے ذریعے بسکٹ تیار کیے جانے تھے، وہ برٹانیہ کے ذریعے فراہم کیے جانے تھے۔ اس طرح فراہم کیے جانے والے اجزاء کو بھی بسکٹ کی تیاری کے لیے برٹانیہ سے تعلق رکھنے والا سمجھا جانا تھا۔ اپیل کنندہ کو برٹانیہ کی ہدایت کے مطابق پیکیج بنانے اور پھر برٹانیہ کی ہدایت کے تحت انہیں فراہم کرنے کی ضرورت تھی۔ کئے گئے کام کے لیے، اپیل کنندہ ایک مخصوص رقم وصول کرنے کا حقدار تھا جو وقتاً فوقتاً طے کی جانی تھی۔ معاہدہ میں یہ بھی غور کیا گیا کہ اگر بسکٹ مطلوبہ معیار کے مطابق تیار نہیں کیے جاتے ہیں تو انہیں تباہ کر دیا جائے گا اور ان بسکٹوں کے سلسلے میں اپیل کنندہ کو کوئی ادائیگی نہیں کی جائے گی اور اس کے برعکس، اپیل کنندہ ان اجزاء کی قیمت ادا کرنے کا ذمہ دار ہو جائے گا جو خراب ہو گئے تھے۔

اس معاہدہ میں جو چیز اہم ہے وہ یہ ہے کہ ایک شق تھی جس میں خاص طور پر کہا گیا تھا کہ "فریقین کے درمیان تعلق ہمیشہ اصل اور اصل کا ہوگا نہ کہ اصل اور ایجنٹ کا"۔ اس معاہدہ نے اپیل کنندہ کو دوسرے برانڈز کے تحت بسکٹ کی تیاری جاری رکھنے اور اسے فروخت کرنے کی بھی آزادی دی۔

یہ کسی کا معاملہ نہیں ہے کہ زیر بحث یونٹ برٹانیہ کے ذریعے یا اس کے کہنے پر قائم کیا گیا تھا۔ یہ یونٹ فریقین کے درمیان طے پانے والے 15.12.1986 کے معاہدے سے پہلے وجود میں آیا تھا۔

اپیل کنندہ کے لیے پریشانی اس وقت پیدا ہوئی جب اسے اسٹنٹ کلکٹر کی طرف سے 16.11.1987 کا شوکا ز نوٹس موصول ہوا جس میں اپیل کنندہ سے اس بات کی وجہ ظاہر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ برٹانیہ کی تھوک نقد قیمت کی بنیاد پر قابل تشخیص قیمت کی منظوری کیوں نہیں دی جانی چاہیے۔ مذکورہ شوکا ز نوٹس میں 15.12.1986 کے معاہدے کا حوالہ دیا گیا تھا۔

اپیل کنندہ نے وجہ بتائی لیکن اسٹنٹ کلکٹر اپنے تاریخ کے 29.6.1988 کے حکم سے اس نتیجے پر پہنچا کہ اپیل کنندہ کے تیار کردہ بسکٹ کو کلیئر کیا جانا تھا اور برٹانیہ کی تھوک قیمت کو مد نظر رکھتے ہوئے مذکورہ بسکٹ کی قیمت پر محصولات کی ادائیگی کی جانی تھی۔

اپیل کنندہ نے کلکٹر (اپیلز) کے سامنے اپیل دائر کی اور کلکٹر (اپیلز) نے مذکورہ اپیل کو مسترد کرتے ہوئے ایک حکم منظور کیا اور اسٹنٹ کلکٹر کے مورخہ 29.6.1988 کے حکم کی تصدیق کی۔ درحقیقت ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ برٹانیہ کا ایجنٹ تھا اور اس لیے یہ برٹانیہ کی

تھوک قیمت ہے جسے اپیل کنندہ کے ذریعے تیار کردہ بسکٹوں کی ایکسائز ڈیوٹی کا حساب لگانے کے مقاصد کے لیے معمول کی قیمت پر پہنچنے کے لیے مد نظر رکھا جانا چاہیے۔

فریقین کے سیکھے ہوئے وکیل کو سننے کے بعد، ہماری رائے ہے کہ مسئلہ کا نقطہ اب غیر فیصلہ شدہ نہیں ہے۔ اس عدالت نے بار بار فیصلہ دیا ہے کہ قابل تشخیص قیمت کا تعین کر دینے کے مقصد سے تیار کرنے کے بعد کے اخراجات پر غور نہیں کیا جانا چاہیے۔ یہ عدالت میسرز اجاگر پرنٹس دیگران اڈرز (II) بنام یونین آف انڈیا دیگران اور دیگر (1989) 3 ایس سی سی 488 میں اپیل کنندہ کی طرف سے اٹھائے گئے متعدد مسائل سے متعلق تھی۔ اپیل کنندہ ایک پروسیسنگ ہاؤس تھا جس نے دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ سرمئی کپڑے پر کارروائی کی۔ دیگر مسائل جو اٹھائے گئے تھے، ان میں اپیل گزار کی جانب سے جن اعتراضات پر زور دیا گیا تھا ان میں سے ایک یہ تھا کہ جو سرمئی کپڑا پروسیسنگ کے لیے دیا گیا تھا وہ گاہک کا ہی رہا اور پروسیسنگ ہاؤس صرف پروسیسنگ چارجز وصول کرنے کا حقدار تھا۔ اس میں اپیل کنندہ کا معاملہ یہ تھا کہ سرمئی کپڑے کی قیمت، جس کا پروسیسنگ ہاؤس کبھی مالک نہیں ہوا تھا، قابل قدر قیمت پر پہنچنے میں کبھی بھی غور نہیں کیا جاسکتا تھا۔

ان دلائل کو رد کرتے ہوئے، اس عدالت نے محسوس کیا کہ سنٹرل ایکسائز ایکٹ کی دفعہ 4 کے مطابق ڈیوٹی کے مقاصد کے لیے کسی چیز کی قیمت تھوک نقد قیمت سمجھی جائے گی جس کے لیے اسی قسم اور معیار کی چیز فروخت کی گئی تھی یا فیکٹری یا مینوفیکچرنگ کے احاطے سے چیز کو ہٹانے کے وقت فروخت ہونے کے قابل تھی۔ اس کے بعد یہ مشاہدہ کیا گیا کہ پروسیسنگ ہاؤسز کے معاملے میں وہ ایکسائز ڈیوٹی ادا کرنے کے ذمہ دار بن جاتے ہیں اس لیے نہیں کہ وہ سامان کے مالک ہیں بلکہ اس لیے کہ وہ سامان کی تیاری کا سبب بنے۔

یہ فیصلہ کیا گیا کہ دفعہ 4 اور سنٹرل ایکسائز (ویلیویشن) رولز، 1975 تو ضیعات کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ دعویٰ نہیں کیا جاسکتا کہ تیار شدہ کپڑے کی قابل قدر قیمت صرف پروسیسنگ چارجز پر مشتمل ہونی چاہیے جو سرمئی کپڑے کی قیمت کو نظر انداز کرتی ہے۔

جسٹس کھر جی نے ایک علیحدہ لیکن متفقہ فیصلے میں مشاہدہ کیا کہ تیار کردہ سامان کی قابل قدر قیمت میں بنانے کے ہاتھوں میں موجود سرمئی کپڑے کی قیمت کے علاوہ کیے گئے کام کی قیمت کے علاوہ تیار کرنے کے منافع اور تیار کرنے کے اخراجات شامل ہوں گے۔ صحیح قابل قدر قیمت فیکٹری کے دروازے پر کپڑے کی قیمت اس وقت ہونی چاہیے جب تیار شدہ سامان فیکٹری سے نکل کر مرکزی دھارے میں داخل ہو۔ اجاگر پرنٹس کے معاملے میں مذکورہ فیصلے کے بعد 4.11.1988 پر وضاحت کے لیے دیوانی متفرق درخواست دائر کی گئی۔

آئینی بیچ نے (1989) 3 ایس سی سی 531، میسرز اجاگر پرنٹس اور دیگران، (II) بنام یونین آف انڈیا اور دیگران میں رپورٹ کردہ 27.1.1989 کے دو پیرا گراف کے حکم میں واضح کیا کہ تیار شدہ کپڑے کی قابل قدر قیمت بنانے والے کے ہاتھوں میں موجود سرمئی کپڑے کی قیمت کے علاوہ کیے گئے کام کی قیمت کے علاوہ تیار کرنے کے منافع اور تیار کرنے کے اخراجات جو بھی وہ ادا کرتے ہیں وہ ہوگی۔ فیکٹری گیٹ کا مطلب "ڈیمڈ" فیکٹری گیٹ تھا جیسے کہ تیار شدہ کپڑا بنانے والے کے ذریعے فروخت کیا گیا ہو۔ اس موقف کو واضح کرنے کے لیے اس عدالت نے مندرجہ ذیل مثال دی:

"اگر بنانے والے کے ہاتھوں میں سرمئی کپڑے کی قیمت 20 روپے ہے اور کیے گئے کام کی قیمت 5 روپے ہے، تو ایسی صورت میں قیمت 30 روپے ہوگی، جو سرمئی کپڑے کی قیمت کے علاوہ کیے گئے کام کی قیمت کے علاوہ تیار کرنے کے منافع اور اخراجات ہوں گے۔ یہ صحیح قابل قدر قیمت ہوگی۔"

یہ مزید مشاہدہ کیا گیا کہ جس برانڈ پر پروسیسنگ ہاؤس سامان فروخت کرتا ہے "وہ سرمئی کپڑے یا کپڑے کی قیمت کے علاوہ کیے گئے کام کی قیمت کے علاوہ تیار کرنے کے منافع اور تیار کرنے کے اخراجات ہونا چاہیے لیکن اس کے بعد کے کسی دوسرے منافع یا اخراجات نہیں۔ بنانے والے کے اخراجات، اخراجات اور چارجز کے علاوہ منافع کو شامل کرنا ضروری ہے، لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ تاجر کے منافع کو شامل کیا جائے جو کپڑے پر کارروائی کرتا ہے، کیونکہ وہ تیار کرنے کے بعد کے منافع ہوں گے۔

موجودہ معاملہ اجاگر پرنٹس کیس سے ملتا جلتا ہے۔ اجاگر پرنٹس کے معاملے میں، یہ سرسئی رنگ کا کپڑا تھا جو بنانے والے کو دیا گیا تھا جبکہ موجودہ معاملے میں یہ اپیل کنندہ کو بسکٹ بنانے کے لیے خام مال تھا۔ بسکٹ بنانے کے بعد، انہیں واپس کر دیا جاتا ہے یا برٹانیہ کی ہدایات کے تحت پہنچایا جاتا ہے۔ اپیل کنندہ پروسیدنگ چارجز وصول کرنے کا حقدار تھا جس میں اس کے اخراجات اور ایکسائز ویلیو کے تعین کے مقصد کے لیے منافع شامل ہوں گے۔ تاہم، برٹانیہ کی طرف سے فراہم کردہ خام مال کی لاگت کو اپیل کنندہ کے تیار کرنے کے اخراجات اور منافع کے علاوہ شامل کرنا ہوگا۔ اجاگر پرنٹس کیس کے تناسب میں جو چیز شامل نہیں کی جاسکتی وہ برٹانیہ کا کوئی منافع یا اخراجات ہیں جو اپیل کنندہ کے ذریعے بسکٹ کی تیاری کے بعد کیے جاتے ہیں۔ مدعا علیہ کے وکیل کی طرف سے بار بار کوششوں کے باوجود، ہم اس کیس کو اجاگر پرنٹس کیس کے مذکورہ بالا دو فیصلوں میں اس عدالت کی طرف سے مقرر کردہ تناسب سے الگ کرنے سے قاصر ہیں۔

اس کے مطابق اس اپیل کی اجازت ہے۔ ایکسائز حکام کو قانون کے مطابق نئے سرے سے ایکسائز ڈیوٹی کی رقم کا تعین کرنے کی آزادی ہوگی۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

ٹی۔ این۔ اے۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔